علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ

(تحریر مولانا زاہد محمود کشمیری)

حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری بہت بڑے عالم ، زاہد و عابد اور سچے عاشق رسول ﷺ تھے 1926ء میں احمد پور شرقیہ بہاولپور کی ایک مسلمان عورت نے بہاولپور کی عدالت میں دعویٰ کیا کہ اس کا شوہر مرزائی ہو چکا ہے لہذا اس کا نکاح فسخ کیا جائے اس مقدمہ میں تمام مشاہیر علماء کو شہادت کے لیے عدالت میں بلایا گیا جب یہ مقدمہ آخری مراحل میں پہنچا تو شیخ الجامعہ حضرت مولانا غلام محمد گھوٹویؒ ۔حضرت مفتی صادق صاحبؒ اور تمام علماء نے استدعا کی کہ شاہ صاحب کا ایک علمی بیان عدالت میں ہونا چاہیے شاہ صاحب ان دنوں کافی مریض تھے اور ڈاکٹروں نے سفر سے بالکل روک دیا تھا اسی سال حج کا بھی ارادہ کیا ہوا تھا لیکن جونہی شاہ صاحب کو دعوت ملی تو آپ سفر کے لیے تیار ہو گئے حکیموں نے بیماری کے پیش نظر سفر سے منع کیا تو آپ نے فرمایا، اگر قیامت کے روز حضور ﷺ نے یہ سوال کر لیا کہ میری ختم نبوت کا مقدمہ پیش تھا اور تو نہیں گیا تو میں کیا جواب دوں گا ؟ موت تو آنی ہی ہے اگر اسی راستے میں آ گئی تو اس سے بہتر کیا ہو گا لہذا حکیموں کے روکنے کے باوجود مقدمے سے کئی روز قبل بہاولپور کا سفر کیا اور 25 روز تک وہاں قیام فرمایا ۔ بہاولپور کی جامع مسجد میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے ڈابھیل جانے کے لیے سامان سفر باندھ لیا تھا کہ مولانا غلام محمد گھوٹویؒ کا ٹیلی گرام موصول ہوا کہ شہادت دینے کے لیے بہاولپور آیئے ایک مسلمان بچی کے تنسیخ نکاح اور قادیانیت کے کفر و ارتداد اور ختم نبوت کا مسئلہ ہے ٹیلی گرام پڑھ کر میں نے پچھلی زندگی کے اعمال پر سوچا کہ اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ پوچھ لیں کہ کونسا عمل لائے ہو پیش کرو ؟ تو سوچنے کے بعد میرے دماغ میں کوئی ایسا عمل تازہ نہیں ہوا جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش کر سکوں۔ چنانچہ اس عاجز نے ڈابھیل اور حج کا سفر ملتوی کر دیا اور بہاولپور کا سفر کیا۔ تاکہ قیامت کے دن حضور ﷺ کے منصب ختم نبوت کے تحفظ کرنے والوں میں شمار کیا جاؤں اور اس عمل کے صدقے میری بخشش ہو جائے دل میں یہ خیال بھی آیا کہ حج کے لیے تو جا رہا ہوں اور آگے سفر مدینہ منورہ کا ہے اللہ تعالیٰ کی رضا اور حضور ﷺ کی شفاعت چاہیے قیامت کے دن حضور ﷺ نے اگر پوچھ لیا کہ تیری ضرورت بہاولپور میں تھی اور تو یہاں آ گیا تو میرے پاس اس کا بھی کوئی جواب نہیں ہو گا چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ میں حضور ﷺ کے مقام ختم نبوت اور منصب ختم نبوت کی حفاظت کے لیے بہاولپور جاؤں گا بہت ضعیف اور علیل ہوں یہ خیال کرتے ہوئے کہ ہمارا نامہ اعمال سیاہ ہے ہی شاید یہی بات میری نجات کا باعث بن جائے کہ نبی اکرم ﷺ کا وکیل بن کر عدالت میں پیش ہوں ممکن ہے کہ یہ نیکی میرے لیے توشہ آخرت بن جائے ۔اس پر لوگ ڈھاڑیں مارتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔۔۔۔ پھر فرمانے لگے کہ ہم سے تو گلی کا کتا بھی اچھا ہے ہم اس سے بھی گئے گزرے ہیں ۔ وہ اپنی گلی و محلے میں حق نمک خوب ادا کرتا ہے جب کہ ہم حق غلامی و امتی ادا نہیں کرتے اگر ہم ناموس رسالت ﷺ کا تحفظ کریں گے تو قیامت کے دن حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق ٹھریں گے اگر تحفظ نہ کیا تو ہم مجرم ہوں گے اور ایک کتے سے بھی بدتر کہلوائیں گے۔

جج صاحب جن کا نام محمد اکبر تھا وہ شاہ صاحب کا بہت احترام کرتے تھے۔ آپ کو عدالت میں کرسی مہیا کی گئی اور حضرت شاہ صاحب کا آخری معرکہ آرا بیان ہوا، اور قادیانیوں کیطرف سے ان پر جرح ہوتی رہی اور شاہ صاحب جواب دیتے رہے۔ آپ کے مدمقابل قادیانیوں کی طرف سے مشہور مرزائی مبلغ و مناظر جلال الدین شمس تھا، آپ نے اس پر خوب جرح کی مگر وہ ڈھٹائی اور ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کرتا رہا اور ہر بات پر، میں نہ مانوں،، کی رٹ لگا تا رہا۔ اس پر شاہ صاحب نہایت جلال میں آ گئے ۔ اور ان پر ایک عجیب و غریب وجد طاری ہو گیا۔ آپ نے مرزائی مبلغ کو مخاطب کرتے ہوئے کہا، جلال الدین، اگر اب بھی تمھیں مرزا قادیانی کے کفر میں شک ہے تو آ ! میرے ہاتھ میں اپنا ہاتھ دے ۔ میں تمھیں بھری عدالت میں کھڑے کھڑے مرزا قادیانی جہنم میں جلتا ہوا دکھا سکتا ہوں ۔ اس پر جلال الدین شمس پر سکتہ طاری ہو گیا اور وہ کچھ نہ بول سکا۔ بعد ازاں عدالت سے فراغت کے بعد ایک مرید نے شاہ صاحب سے پوچھا، حضرت ! آج آپ نے عدالت میں بہت بڑی بات کہہ دی۔ اگر مرزائی مبلغ آپ سے مرزا قادیانی کو جہنم میں جلتا ہوا دکھانے کا کہہ دیتا تو آپ کیا کرتے ؟ اس پر شاہ صاحب نے فرمایا، بالکل دکھا دیتا، کیونکہ مجھے ہزار فیصد یقین کامل ہے کہ جو شخص تحفظ ختم نبوت کا کام کرتا ہے۔ اللہ پاک اسکو دوسروں کے سامنے رسوا نہیں کرتے۔ شرط یہ ہیکہ یہ مقدس کام اخلاص و محبت سے کیا جائے۔ تب دنیا و جہان کی تمام کامیابیاں اس کے قدم چومیں گی۔

ایک دفعہ حضرت علامہ انور شاہ صاحب نے دارالعلوم دیوبند کے ایک جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا، قادیانی جماعت کا بانی مرزا غلام احمد قادیانی بلاشبہ مردود ازلی ہے اس کو شیطان سے زیادہ لعین سمجھنا جز و ایمان ہے۔ کیونکہ شیطان نے ایک ہی نبی کا مقابلہ کیا تھا۔ اس خبیث اور بدظن نے جمیع انبیاء علیہم السلام پر افترا پردازی کی۔ حضرت مولانا انور شاہ کشمیری کے پیش نظر قادیانی فتنہ کے قلع قمع کے لئے چند اہم اقدامات تھے۔

☆اس فتنہ کی ملعونیت و خباثت اس طرح اجاگر کی جائے کہ قادیانیت و مرزائیت کا لفظ گالی بن جائے، حتیٰ کہ خود قادیانی بھی اپنے آپ کو مرزائی یا قادیانی کہلانا عار اور شرم محسوس

کریں،

☆اہل علم کی ایک باتوفیق جماعت تیار کی جائے جو قادیانوں کی تلبیسات کا پردہ چاک کرے اوران تمام علمی مباحث کونہایت صاف اورواضح کردے جواسلام اورقادیانیت کے درمیان زیربحث آئے۔☆ دعوت وتبلیغ اور مباحثہ ومناظرہ کے میدان میں

☆ردقادیانیت اورتحفظ ختم نبوت مسلمانوں کاایک مستقل مشن بن جائے تاکہ جہاں کہیں قادیانیت کے طاغوتی جراثیم پائے جائیں وہاں ختم نبوت کا تریاق مہیا کیا جاسکے۔

☆حضرت مولانا شمس الدین افغانی فرماتے ہیں کہ حضرت کشمیریؒ اپنی وفات سے تین دن پہلے اپنی چارپائی دیوبند کی جامع مسجد کے صحن میں لائے۔تمام طلباء اوراساتذہ کرام کومخاطب کرکے فرمایا،آپ سب حضرات اورجنہوں مجھ سے حدیث پڑھی،انکی تعداددوہزار کےقریب ہوگی تاریخ اسلام کا میں نے جس قدر مطالعہ کیا ہے،اس کی بنیاد پرپورے یقین سے کہتا ہوں کہ اسلام میں چودہ سوسال کے اندرجس قدرفتنے پیدا ہوئے ہیں،قادیانی فتنے سے بڑاخطرناک اورسنگین فتنہ کوئی بھی نہیں میں آپ سے کہتاہوں کہ اگرنجات اخروی اورحضور نبی کریمﷺ کی شفاعت چاہتے ہوتوتحفظ ختم نبوت کا کام کروکیونکہ یہ کام آپ ﷺ کی شفاعت کا ذریعہ ہے۔مرزا قادیانی سے تمہیں جتنی نفرت ہوگی اتناہی تمہیں حضور علیہ الصلوۃ والسلام کا قرب نصیب ہوگا۔حضورﷺ کواس شخص سے بےحدخوشی ہوتی ہے جواپنے آپ کواس فتنے کے استیصال کے لیے وقف کردے اورفرمایا جوکوئی اس فتنہ کی سرکوبی کے لیےاپنے آپ کووقف کردےگااس کی جنت کا میں ضامن ہوں(سبحان اللہ)اللہ پاک ہمیں بھی تحفظ ختم نبوت کے کام کوسمجھنےاورکرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔۔۔☆☆☆☆☆